REGD. No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳ | ۱۰ تبلیغ ۱۳۲۸ ھش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۸ ھ | ۱۰ فروری ۱۹۴۹ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۰ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال حرارت کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق آج کی طبی اطلاع مظہر ہے کہ ان کو نسبتاً بہت افاقہ ہے اور طبیعت رو بصحت ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی علالت کے دوران میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ہے

عربی رسم الخط اختیار کرنے کیلئے کمیٹی کی تشکیل عمل میں لائی جائے

تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کا مطالبہ

پشاور ۹ فروری آج تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کا اجلاس ختم ہوگیا۔ بورڈ نے کئی قرار دادیں پاس کی ہیں ایک قرار داد میں حکومت سے سفارش کی ہے کہ ایک ایسی کمیٹی بنائے۔ جو پاکستان میں عربی رسم الخط کے اجراء کے امکانات پر غور کرے اور ضرورت کے مطابق اس میں جسقدر تبدیلیاں ضروری ہوں ان پر بھی غور کرے۔ قرار داد میں کہا گیا ہے کہ عربی رسم الخط جو پاکستان کے بعض صوبوں میں پہلے ہی جاری ہے سارے پاکستان میں فوری طور پر نافذ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے نیز عربی رسم الخط میں ٹائپ وغیرہ کی بھی سہولت ہے۔ اسلئے یہ پاکستان کی ترقی میں بہت مدد ہوگا۔

پاکستان میں تعلیم عام کرنے کی سفارش کرتے ہوئے بورڈ نے تعلیم کے لئے مالی امداد کا بھی مطالبہ کیا جو مختلف ٹیکسوں سے فراہم کیجاسکتی ہے۔

ایک قرار داد میں کہا گیا ہے کہ برعظیم ہند و پاکستان کی ایک ایسی تاریخ لکھوائی جائے۔ جس میں مسلمانوں کے کارناموں کو آشکارا کیا جائے۔ اور ہمارے اسلاف نے اس کے لئے جو شاندار خدمات کی ہیں۔ اُنہیں نمایاں کیا جائے۔ ایک قرار داد میں کہا گیا کہ سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ اور پروفیسروں کی تنخواہوں میں مرد و زن کے اعتبار سے کوئی امتیاز نہ رکھا جائے۔ دونوں کے گریڈ ایک ہی ہونے چاہئیں۔ بورڈ کا اگلا اجلاس جون میں کوئٹہ میں منعقد ہوگا۔

ریاست خیرپور میں تعلیم اور خوراک کی حالت

خیرپور ۹ فروری۔ ریاست خیرپور کے وزیر تعلیم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاست کے باشندوں کو پرائمری تک تعلیم دینے کا مفت انتظام ہے اس کے بعد مستحق طلباء کو اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں میں مذہبی تعلیم بھی لازمی ہے۔

خوراک کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا موجودہ فصلیں نہایت اچھی ہیں۔ اور امید ہے کہ نئی فصل نکلنے پر بہت سا زائد اناج پاکستان کے کمی والے علاقوں کو فراہم کیا جاسکے گا۔

—— پشاور ۹ فروری ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ سرحد میں خوراک کی حالت تسلی بخش ہے۔

مزدور کانفرنس کے اہم فیصلے

کراچی ۹ فروری۔ مزدوروں کے تین فریقوں کی کانفرنس آج ختم ہوگئی۔ آج کے اجلاس میں پاکستان کے لیبر وزیر مسٹر جوگندر ناتھ منڈل نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انفرادی کارخانہ داروں اور تاجروں کی ہمت افزائی کرنے کی حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اسباب کو بھی نظر انداز نہ کرے گی۔ کہ ملک کی اہم صنعتوں کو قومی ملکیت میں دینے میں تاخیر کی جائے۔

کانفرنس میں مزدوروں کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے بہت سی اہم تجاویز پر غور کیا گیا۔

—— لاہور ۹ فروری۔ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس مودی آج صبح لائل پور کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوگئے۔ وہ دیہات میں جاکر آبادکاری کی حالت کا بھی معائنہ کریں گے۔

مدراس پولیس کی امداد کے لئے ہوم گارڈ

مدراس ۹ فروری۔ مدراس ہوم گارڈز لیونٹ میں ابتک پانچ سو رضاکاروں کو تربیت دی گئی ہے اور امید ہے کہ یہ شہر میں پولیس کا ہاتھ بٹائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ دو سو رضاکاروں کا تیسرا دستہ بھی اس سال تربیت کے لئے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھرتی کیا جائے گا چار سو رضاکاروں نے سلیکشن کے لئے درخواست دی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ محکمہ پولیس اس ماہ ایک رسمی پریڈ بھی کرائے گا۔ یہ یاد ہوگا کہ رضاکاروں کو لاٹھی اور اسلحہ کی ڈرل کی تربیت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ فرسٹ ایڈ اور آگ فرو کرنے کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ ان کا کام شہر میں تہواروں اور گڑبڑ کے دوران میں یا ہنگامی حالات میں امن قائم رکھنا ہوگا (اسٹار)

فروٹ تیار کرنے کی ۱۲۴ فیکٹریاں

لاہور ۹ فروری۔ مسٹر محمد رفیق شیخ سینئر انسپکٹر فروٹ پروڈکٹ حکومت پاکستان جو مغربی پنجاب کا دورہ کررہے ہیں۔ اُنہوں نے ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان میں ۱۲۴ فروٹ تیار کرنے والی فیکٹریاں ہیں ان میں ۱۱ مشرقی پاکستان میں اور باقی مغربی پاکستان میں ہیں۔ ایک یا دو سال تک انہیں توقع ہے کہ اسی قسم کی اور بہت سی فیکٹریاں پاکستان میں کھولی جائیں گی آپ نے انکشاف کیا کہ مرکزی حکومت ان فیکٹریوں کو ۸۵۰ ٹن کھانڈ ہر ماہ مہیا کرتی ہے۔

شرق اردن نے دعوت قبول کرلی

روڈس ۹ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شرق اردن کی حکومت نے ڈاکٹر رالف بنچ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے یہودیوں کے ساتھ صلح کی بات چیت میں حصہ لینے کا فیصلہ کرلیا ہے

یونانی باغیوں کا سپہ سالار مستعفی ہوگیا

ایتھنز ۹ فروری۔ آج باغیوں کے ریڈیو سے براڈ کاسٹ کرتے ہوئے۔ گوریلا فوج کے کمانڈر جنرل مارکوس نے اعلان کیا۔ کہ انہوں نے سپہ سالار اعظم کی حیثیت سے اپنے عہدے سے استعفا دے دیا ہے جنرل مارکوس نے اپنے اعلان میں بتایا کہ میری صحت بہت ہی خراب ہے وار کونسل بنادی گئی ہے۔ اب وہ جنگ جاری رکھے گی۔

—— کراچی ۹ فروری۔ پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے کل اپنے عہدے کا چارج دیدیا۔

صلح آسٹریا کی گفتگو

لندن ۹ فروری۔ آج لندن میں آسٹریا کے متعلق صلح کی گفتگو دوبارہ شروع ہوگئی پہلے بھی شروع ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت بعض ایسی اُلجھنیں واقع ہوگئیں۔ جو دور نہ ہوسکتی تھیں۔ اب چار طاقتوں کے نمائندے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔

ہٹلر کا آخری نشان بھی ختم کردیا گیا

برلین ۹ فروری۔ آج روسی علاقہ میں پولیس نے للشتاغ چانسلری کو تباہ کرنے کے کام کی نگرانی کی یہ وہ جگہ تھی۔ جہاں سے ہٹلر تقریر کیا کرتا تھا اور آخری دنوں میں جنگ کی کمان کرتا تھا۔

یہ شاندار عمارت جسے بنانے میں دو سال لگے۔ آج دو منٹوں کے اندر اندر تباہ کردی گئی۔

پاکستان کے ہوائی جہازوں کا کارنامہ

نرائن گنج۔ ۹ فروری۔ آج فضائیہ پاکستان کے طیاروں نے کوملی کے علاقہ میں مہاجرین ہزار ہا پونڈ خوراک اور دیگر ضروری اشیاء پھینکیں شدید برفباری اور بارشوں کی وجہ سے آمد و رفت کے تمام راستے بند ہوچکے تھے۔ اور مہاجرین کو خوراک پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روس برطانیہ سے طے شدہ معاہدے کو ختم کرنیکا اعلان کر دے گا

معاہدہ اوقیانوس کا ردِ عمل

لنڈن ۱۰ فروری۔ ممکن ہے کہ روس برطانیہ کے ساتھ اشتراک اور باہمی معاہدہ کو ختم کرنے کا اعلان کرے۔ سیاسی حلقے اس قدم کو میثاق اوقیانوس پر دستخط ہو جانے پر کریملن کا ردِ عمل سمجھتے ہیں۔ میثاق اوقیانوس پر آئندہ چار یا پانچ ہفتے میں دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدے کے تحت جون ۱۹۴۲ء میں روس اور برطانیہ کے مابین لنڈن میں ہوا تھا۔ فریقین نے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ کسی ایسی تحریک سے اشتراک یا اتحاد نہیں کریں گے جو دونوں میں سے کسی کے خلاف ہو۔ روسی حکومت میثاق اوقیانوس کو واضح طریقہ پر روس کے خلاف تحریک سمجھتی ہے۔

سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اس معاہدے کے ٹوٹ جانے سے کوئی عملی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ جب قریبی اور دوستانہ اشتراک کے لئے یہ معاہدہ کیا گیا تھا۔ وہ قائم نہیں ہے۔ خیال ہے کہ وزیر خارجہ مسٹر بیون میثاق شمالی اوقیانوس کے آخری مباحثات میں حصہ لیں گے۔ اور دستخط کریں گے اس بات کی بھی توقع ہے کہ اس موقعہ پر وہ امریکہ کے نئے وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچی سن سے ایسے بہت سے مسائل پر تبادلہ خیالات کریں گے جن سے دونوں ممالک یعنی برطانیہ اور امریکہ کے مفاد وابستہ ہیں۔ نیز جنوب مشرقی ایشیا چین۔ مشرق وسطی اور جرمنی پر بھی پالیسی کے متعلق مشورہ کیا جائیگا۔ (ا۔ سٹار)

چینی حکومت کو ۵۴ لاکھ سپاہیوں اور افسروں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے

کمیونسٹ فوجوں کا بلند بانگ دعوے

شنگھائی ۹ فروری۔ کمیونسٹوں کے دعوے کے مطابق ڈھائی سالہ جنگ میں چین کی سرکاری افواج کو ۵۴ لاکھ سپاہیوں اور افسروں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ یہ تعداد اگر صحیح ثابت کر دی جائے تو یہ باقاعدہ فوج کا ستر فی صدی بنتی ہے۔ کمیونسٹ اس بات کا بھی دعوے کرتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں باقاعدہ اور بے قاعدہ قوم پرست افواج کے ۹۳۰۰۰۔۲۰ افسروں اور جوانوں کو قیدی بنایا گیا ہے۔ ان کمیونسٹ اعداد و شمار کے مطابق چین کی حکومت کو اپنے آٹھ سو جرنیلوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑا ہے (ا۔ سٹار)

کراچی ۹ فروری۔ ڈاکٹر یو اے پاشا کو پاکستان سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کی سندھ اور کراچی برانچ کا جائنٹ سیکرٹری منتخب کیا گیا ہے۔ (ا۔ سٹار)

ضروری اعلان

پنجاب یونیورسٹی کے فیلوز کا انتخاب ۳ مارچ ۱۹۴۹ء کو ہو رہا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احمدی ووٹر باہمی مشورہ سے ووٹ دیں تاکہ مفید نتائج پیدا ہو سکیں۔

تمام ووٹر صاحبان مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں کہ وہ ووٹر ہیں تاکہ جلد مشورہ کیا جا سکے۔ اور ہم مجموعی طور پر کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ (شیخ) بشیر احمد ایڈووکیٹ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

ہندوستانی سائنس کانگریس کی نمائش

نئی دہلی ۹ فروری۔ ہندوستانی ہوائی فوج کے شعبہ میڈیکل سروسز نے ہندوستانی سائنس کانگریس کے ۳۶ ویں اجلاس منعقدہ الہ آباد کی نمائش میں جو اشیاء بھیجی تھیں، سائنسدانوں نے ان میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ نمائش کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستانی ہوائی فوج کے طبی پہلو کو سائنس دانوں کے سامنے رکھیں۔ اور بعض بنیادی مسائل پر ان کی سائنسی امداد حاصل کی جائے۔ (ا۔ پ۔ س)

سفیروں کا تبادلہ

نئی دہلی ۹ فروری۔ حکومت ہند اور جمہوریہ ارجنٹائن کی حکومت نے دونوں ممالک کے لوگوں کے موجودہ دوستانہ تعلقات کو مزید استوار کرنے کے لئے آپس میں سفیروں کے تبادلہ کا فیصلہ کیا ہے (ا۔ پ۔ س)

پاکستان اور ہند کے مابین تجارت

نئی دہلی ۹ فروری۔ آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں وزیر تجارت نے بتایا کہ پاکستان سے روئی کی درآمد ۲۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک ۲۳،۳۴،۳۲۵ گانٹھیں۔ ہند سے اس اثناء میں کپڑے کی ۹۵,۹۶۰ گانٹھیں برآمد ہوئیں۔ درآمد ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء تک اناج ۲۰,۵۰۰ من چاول۔ ۲۰,۳۵ ٹن گیہوں کے بیج برآمد فروری ۱۹۴۸ء سے لے کر ۲۰,۰۰۰ ٹن کی برآمد (ا۔ پ۔ س)

پوربی بنگال سے پناہ گزینوں کی آمد رک گئی ہے

نئی دہلی ۹ فروری۔ موہن لال سکسینہ وزیر امداد و بحالیات نے انڈین پارلیمنٹ میں ایک بیان دیتے ہوئے پوربی بنگال سے اب تک ۱۸ لاکھ غیر مسلم پناہ گزین آ چکے ہیں۔ ان کا بندوبست کرنے کے لئے حکومت نے امدادی کیمپ کھول لیے ہیں۔ اب یہ نکاسی عملی طور پر رک گئی ہے۔ اور توقع ہے۔ ان غیر مسلم پناہ گزینوں کو دوبارہ پوربی پاکستان واپس بھیجا جائیگا۔ حکومت ہند کی یہ پالیسی ہے کہ ایسے لوگوں کو تمام سہولتیں دی جائیں۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ (یو۔ پی۔ ایس)

ہر پناہ گزین خاندان کو ایک مکان یا قطعہ زمین

نئی دہلی ۹ فروری۔ انڈین پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے موہن لال سکسینہ نے بتایا کہ حکومت ہند نے تمام صوبائی اور ریاستی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ ہر ایک پناہ گزین خاندان کو ایک مکان یا ایک قطعہ زمین مفت مہیا کرے۔ اس سکیم پر عمل کرانے کی آخری تاریخ مارچ ۱۹۵۰ء ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ جب تک تمام مہاجرین دوبارہ بس جائیں گے۔ (ا۔ پ۔ س)

دہلی میں آبادکاری کی تدابیر

نئی دہلی ۹ فروری۔ دہلی میں غیر مسلم مہاجرین کے لئے ۰۰۰،۴ مکان تعمیر کرنے کی تجویز تھی۔ ان میں ۲۲۳۳ مکان تیار ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ ساڑھے پانچ ہزار قطعہ زمین مہاجرین کو مکانات خود تعمیر کرنے کے لئے دئے گئے ہیں (ا۔ پ۔ س)

آزاد کشمیر کا دارالحکومت مظفر آباد ہوگا

تراڑ کھل ۹ فروری۔ حکومت آزاد کشمیر نے تراڑ کھل کی بجائے مظفر آباد کو اپنا دارالحکومت بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ آزاد کشمیر کا محکمہ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی مظفر آباد میں دفاتر اور ملازمین کی رہائش کے لئے نئی عمارتیں بنانے کے سلسلے میں ضروری انتظامات کر رہا ہے۔ مظفر آباد اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے اس لئے اہم ہے کہ یہ پاکستان اور وادی کشمیر سے اعلیٰ قسم کی سڑکوں کے ذریعہ ملا ہوا ہے۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس نے بھی اپنا صدر دفتر سیالکوٹ سے راولپنڈی میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

روس بحر اوقیانوس میں فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے

لنڈن ۹ فروری۔ یہاں سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ روس ناروے کے ساتھ عدم حملہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش کے بعد بحر اوقیانوس میں اسپٹز برگن کے جزائر سے جو روس اور شمالی امریکہ کے درمیان واقع ہے فوجی اڈوں کا مطالبہ کریگا۔ مجمع الجزائر میں فوجی اڈے قائم کرنے کی ممانعت ۱۹۲۰ء کے معاہدہ کے تحت کر دی گئی تھی۔ جس میں ان جزائر پر ناروے کا اقتدار تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اور جس پر پانچ سال قبل روس نے نظر ثانی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں اسی قسم کے ایک مطالبہ کو ناروے نے مسترد کر دیا تھا۔

روس اس معاہدے کو دوبارہ قائم کا معاہدہ بناتا ہے۔ لیکن اس کی وہ دفعہ جس کے ماتحت اس جزیرہ پر فوجی کارروائی کرنے کی ممانعت ہے بغیر دستخط کنندگان کی اجازت کے جن میں ہندوستان۔ برطانیہ اور اس کی دوسری نوآبادیات امریکہ۔ ڈنمارک۔ فرانس۔ اٹلی۔ جاپان۔ ناروے ہالینڈ اور سویڈن شامل ہیں تبدیل نہیں کی جا سکتی۔ پہلے ہی سے اسپٹز برگن میں روس کے پاؤں جمے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہاں کوئلہ کی کانوں میں دو ہزار روسی کان کن کام کر رہے ہیں۔ (ا۔ سٹار)

درخواست دعاء

مکرم جناب غلام محمد صاحب اختر ریلوے پرسنل افسر ایک حادثہ میں چوٹ لگ جانیکی وجہ سے آجکل بیمار ہیں۔ ایکسرے کرانے سے معلوم ہوا ہے کہ ہڈی میں بھی چوٹ آئی ہے۔ جملہ احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعاء کی درخواست ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق وہ آجکل مکمل آرام کی خاطر رخصت پر ہیں۔

خاکسار۔ عبد الحفیظ خاں سلطان پورہ لاہور

روزنامہ الفضل

۱۰ فروری ۱۹۴۹ء

ہماری بیداری

آج یہ آواز ہمارے کانوں میں ہر طرف سے آرہی ہے کہ ایشیائی خاصکر اسلامی ممالک بھی اب بیدار ہو رہے ہیں۔ شاید یہ درست ہو لیکن اگر یہ درست بھی ہے۔ تو ان ممالک کی بیداری اس قیدی کی بیداری کی طرح ہے۔ جس کو دشمن نے جکڑ کر ڈال دیا ہو۔ اور اس نے دشمن کے خوف سے جو آنکھیں بند کرلی ہوں کبھی کبھی کھولتا ہو اور پھر ڈر کر بند کر لیتا ہو۔ یا کبھی کبھی درد کے مارے کراہ لیتا ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہماری یہ بیداری بیداری نہیں کہلا سکتی۔ کیونکہ حقیقی بیداری کے جو آثار ہیں وہ ابھی ہم میں نہیں پائے جاتے۔ زیادہ سے زیادہ ہماری حالت اس ناتواں بچے یا بیمار کی سی ہے۔ جو اپنے سہارے کھڑا بھی نہ ہو سکتا ہو۔ اور جس کو دوسرے سہارا دے کر دو قدم چلا لیتے ہوں۔ لیکن فرض کریں کہ مسلمان قومیں واقعی بیدار ہو بھی رہی ہیں۔ تو پھر دیکھنا یہ ہے کہ یہ بیداری کس قسم کی بیداری ہے۔ ہماری دانست میں ان قوموں کی بیداری تو صرف اس وقت ہی صحیح بیداری کہلا سکتی ہے۔ جب وہ اس کام کے لحاظ سے بیدار ہوں۔ جس کے لئے وہ مسلمان کہلاتی ہیں۔ لیکن حال یہ ہے کہ جن باتوں کی وجہ سے ان قوموں کی بیداری پر حکم لگایا جاتا ہے۔ وہ بھی ابھی تک کوئی خاطر خواہ صورت نہیں اختیار کر سکیں۔ خاطر خواہ کیا بلکہ ابھی تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ بیج بونے کے لئے زمین بھی تیار ہو چکی ہے۔ ہمارے قیافہ شناسوں اور راہ نماؤں کا معیار بیداری یہی ہے نا؟ کہ ہم بھی اسی شاہراہ ترقی پر گامزن ہو جائیں۔ جس پر آج مغربی اقوام دوڑی جا رہی ہیں۔ یعنی ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس بھی وہی دنیاوی طاقتیں ہوں۔ جو ان کے پاس ہیں۔ تجارت میں ہم بھی ان کے برابر ہو جائیں۔ ہمارے لوگوں کے پاس بھی دنیاوی سامانوں کی وہی افراط ہو۔ جو امریکہ یا یورپ کے دوسرے ممالک کے پاس ہے۔ ہم بھی ان برسر اقتدار اقوام کی طرح سائنس کی ایجادات اختراعات اور صنعت کاریوں میں طاق ہو جائیں ہمارے ملک میں بھی طیارے موٹریں اور دوسرے سامان بننے لگیں۔ ہمارے نوجوان بھی ہوا پانی اور آگ سے کھیلنے لگیں۔ ہماری تجربہ گاہوں میں بھی ایٹم بم تیار ہوں۔ ہماری فوجیں بھی جدید آلات ہلاکت سے لیس ہوں۔ الغرض تمام وہ دنیاوی چیزیں جن پر آج مغربی قوموں کو فخر و ناز ہے ہمارے پاس بھی موجود ہو جائیں۔ مجلس اقوام میں ہماری آواز بھی پُر اثر ہو۔ اور سیاسی شطرنج کی چالیں ہم بھی اسی قابلیت سے چل سکیں۔ اور بساط زندگی پر اسی طرح مہروں کو ماہرانہ حرکت دے سکیں۔ جس طرح آج مغربی اقوام دے رہی ہیں۔ کیا یہی نہیں جس کو ہم اپنی بھی منزل مقصود خیال کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ مقصد اپنے لحاظ سے برے نہیں ہیں۔ اور یہ زیبا ہے کہ ہمارے ممالک اور قومیں بھی ان باتوں میں دوسری اقوام سے پیچھے نہ رہیں۔ لیکن اول تو دیکھنا یہ ہے کہ اس لحاظ سے بھی ہم کتنا راستہ اب تک طے کر چکے ہیں۔ کیا جو کچھ ہم نے اب تک حاصل کیا ہے وہ اس قابل ہے کہ اسکو کسی شمار و قطار میں سمجھا جا سکے۔ کیا ہم ان منزلوں سے میں ابھی کسی جماعت کی ناقمت بھی پیدا کر سکے ہیں؟ یقیناً اس کا جواب نفی میں دیا جائے گا۔ تو پھر کیا جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ہماری بیداری اس لحاظ سے بھی محض اسی قسم کی بیداری نہیں ہے۔ جس قسم کی بیداری ایک جکڑے ہوئے قیدی کی ہوتی ہے۔ جو ذرا آنکھ کھولتا بھی ہے تو پھر ڈر کر بند کر لیتا ہے۔

دوسری بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ فرض کریں ہم یہ سب باتیں حاصل کر بھی لیتے ہیں۔ اور ہم بھی مغرب کی لغات کے مطابق مہذب کہلانے لگ جاتے ہیں۔ مگر جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ کیا ہماری بھی حقیقی منزل مقصود وہی ہے۔ جو مغربی اقوام کی ہے۔ صاف لفظوں میں ہمارے سامنے جو سوال ہے وہ یہ ہے۔ کہ کیا ہم اس لئے مسلمان کہلاتے ہیں۔ کہ ان دنیاوی ترقیوں میں ہم بھی اتنا ہی غرق ہو جائیں۔ کہ مغربی اقوام کی طرح اپنے پیدا کرنے والے اور اس تمام کائنات کو معرض وجود میں لانے والے اور اس میں وہ قوتیں ودیعت کرنے والے جن کی ذرا سی جھلک سے یہ مغربی اقوام بوکھلا گئی ہیں۔ اس تمام ہستی کے منبع حقیقی کو بالکل فراموش کر دیں۔ کیا ہم خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو اسی لئے کہلاتے ہیں کہ ہم بھی انہی چیزوں کے حصول کو اپنا انتہائی مقصد تصور کر لیں۔ جن کے حصول کو ان مہذب اقوام نے اپنا مقصد تصور کر لیا ہے کیا ہم نے قرآن کریم کو اسی لئے قبول کیا ہے کہ وہ ہماری راہ نمائی اسی نگارخانے کی طرف کرتا ہے۔ جو ان اقوام نے اللہ تعالیٰ کے مقابل محض دنیا کے نقطۂ نظر سے تیار کر لیا ہے۔

سوالوں کا سوال تو یہی ہے کہ ہم مسلمان کیوں ہیں؟ کیا اس کا جواب معلوم کرنا ہمارا فرض نہیں رہا؟ اگر نہیں تو پھر کیوں ہم اللہ اور رسول کا نام لیتے ہیں۔ قرآن کریم کی قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔ اسکو کیوں سجا سجا کر بلند طاقوں میں رکھتے ہیں۔ کیوں اس کو قبروں پر پڑھتے ہیں؟ کیوں ہم میں سے جب کوئی مرنے لگتا ہے تو یاسین سناتے ہیں۔ کیا اسی لئے نہیں کہ ہم اسکی عزت کرتے ہیں۔ اس سے برکت مانگتے ہیں۔ نہیں صرف اس لئے نہیں بلکہ اس لئے بھی کہ ہم اسکو اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام جو اس نے دنیا کی راہ نمائی کے لئے بھیجا ہے۔ کیا ہم اسی لئے نہیں چاہتے کہ پاکستان کا دستور حکومت قرآن کریم کے قانون کے مطابق بنایا جائے۔ لیکن باوجود اسکے کہ ہم قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام سمجھتے ہیں۔ باوجود اسکے کہ ہم اسکو تمام دانائیوں اور حکمتوں کا جامع خیال کرتے ہیں۔ باوجود اسکے کہ ہم اسکی تعلیم کو سفر حیات کا چراغ راہ مانتے ہیں۔ ہماری عملی حالت کیا ہے؟ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس آخری پیغام کو ایک داستان پارینہ اس تمام دانائیوں اور حکمت کے جامع کو محض ایک ورق پارینہ نہیں بنا رکھا؟ اس چراغ کو جس کی روشنی زندگی کی تمام تاریک راہوں کو روشن بنا سکتی ہے۔ ہم نے اس ڈر سے ڈھانپ دیا ہے کہ ہم پر کوئی یہ الزام نہ لگائے۔ کہ مغربی تجلیوں کی دنیا میں ہمارے پاس صرف یہی پرانا مٹی کا دیا ہے۔ کیا عملاً ہماری حالت یہی نہیں ہے؟ کیا اس صورت حال میں ہمارے تمام دعاوی جو ہم اسلام اور اس کی تعلیم کے متعلق کرتے ہیں جھوٹے نہیں ہیں۔؟ اگر ہمارے دعاوی جھوٹے ہیں۔ اگر ہم حقیقت میں قرآن کریم کو وہ نہیں سمجھتے جو زبانی کہتے ہیں۔ اگر مغربی تہذیب مغربی فلسفہ اس سے بہتر ہے؟ اگر وہ طرز زندگی جو مغرب ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اس سے بہتر ہے جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ تو پھر ہم کیوں اس سے چمٹے ہوئے ہیں۔ کیوں اسکو چھوڑ نہیں دیتے؟ اسی طرح جس طرح یورپ نے مذہب اور خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ ہم اس میدان ترقی میں بالکل فارغ البال ہو کر تو داد شجاعت دیں۔ جو ہمارے دل کو پسند آگئی ہے۔ اور اس تباہی کے گڑھے کی طرف رواں دواں چلیں۔ جس میں تمام دنیا کو گرانے کی کوشش مغربی اقوام کر رہی ہیں۔

جب ہم اسلام کے اصولوں پر چلتے نہیں ہیں۔ تو اسلام کا نام بدنام کرنے کا ہمیں کیا حق ہے۔ جب ہم مغربی تہذیب اور مغربی فلسفہ سے اتنے شرمندہ ہیں۔ کہ قرآن کریم کو اسکے مقابل پیش کرنے اور اس کی تعلیم کو قیاس آرائیوں اور خیال بافیوں کے سامنے لانے سے ہچکچاتے ہیں۔ تو کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ کہ ہم اس سے اپنی بالکل برأت کر لیں۔ اور اسکو اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ اور جس طرح چاہیں اپنے دل کے حوصلے نکال لیں۔ ورنہ اگر ہم واقعی یہی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم ہی بہترین ہے۔ زندگی کا کوئی خیالی فلسفہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ نے اسی لئے دی ہے۔ کہ اس پر عمل کر کے ہی ہم ارتقاء حیات کی چوٹی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور تمام دنیا کے لئے یہی ایک آخری اور مکمل لائحہ عمل ہے۔ تو اس نعمت کو اس طرح ہم ضائع نہ کرتے۔ اور اسکو اس طرح گلدستۂ طاق نسیاں نہ بناتے بلکہ ہم اپنی زندگیوں کو اسکے اصولوں کے مطابق ڈھالتے اور اسکی افادیت اپنے اعمال کے آئینہ میں دنیا کو دکھاتے۔ اگر ہمیں یقین ہوتا کہ یہی روشنی دنیا کے اندھیروں کو دور کر سکتی ہے۔ تو اسکو پردوں میں ڈھانپ کر نہ رکھتے۔ بلکہ اس شمع کو لے کر تمام دنیا میں گھومتے اور جہاں جہاں تاریکی نظر آتی وہاں وہاں اس نور کی شعاعیں ڈالتے۔ تاکہ تمام دنیا اس سے چمکنے لگتی۔

ہر مسلمان کو اپنے دل سے سوال کرنا چاہیئے کہ جو بیداری کے آثار ہم مسلمان اقوام اور مسلمان ممالک میں دیکھ بھی رہے ہیں۔ کیا وہ بیداری وہی ہے۔ جو اسلام اور قرآن کا تقاضا ہے۔ اگر یہ بیداری اسلامی بیداری ہے تو تبھی ہم واقعی مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور ہمیں زیبا ہے کہ ہم کہیں کہ مسلمان اقوام بیدار ہو رہی ہیں۔ لیکن اگر یہ آثار اور ہی بیداری کے ہیں۔ اسی قسم کی بیداری کے جس طرح مغربی اقوام بیدار کہلاتی ہیں۔ تو ہمارا یہ کہنا کہ مسلمان اقوام بیدار ہو رہی ہیں۔ بالکل غلط ہے۔ ان کی یہ بیداری اسلام کے لئے اتنی ہی لاحاصل اور غیر منفعت ہے۔ جتنی کہ امریکہ برطانیہ۔ فرانس اور روس کی بیداری۔ بے خدا اور باطل کی بیداری غیر اسلام اور غیر حق کی بیداری

بنو اسرائیل اور یہودی

فلسطین کی کشمکش اور یہودی حکومت کے قیام کے سلسلے میں یہود اور اسرائیل کے الفاظ اکثر اخبارات میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان دونوں لفظوں کے مفہوم میں قرآن مجید نے جو فرق رکھا ہے۔ اسے بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تفسیر کبیر میں اس سلسلے میں نہایت لطیف بحث فرمائی ہے۔ جس کا ایک حصہ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

گو اس آیت زیر بحث میں یہودی کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ لیکن قرآن کریم کے دوسرے مقامات میں یہودی یا اس کی جمع ھود کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور مناسب ہے کہ ان دونوں لفظوں کا فرق بھی بتا دیا جائے تا معلوم ہو سکے۔ کہ بنو اسرائیل کا لفظ کس موقعہ پر استعمال ہوتا ہے۔ اور یہودی کا لفظ کس موقعہ پر استعمال ہوتا ہے۔

بنو اسرائیل کا لفظ قرآن کریم میں اڑتیس جگہ استعمال ہوا ہے اور یہودی کا لفظ نو جگہ اور ھود یہود کی جمع کے معنوں میں تین دفعہ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ ان مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی یا ھود جہاں بھی استعمال ہوا ہے۔ مذہب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اور بنی اسرائیل کا لفظ جہاں بھی استعمال ہوا ہے۔ قوم کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی جہاں حضرت یعقوب کی نسل کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ وہاں تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال کیا ہے اور جہاں ان لوگوں کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے جو اپنے آپ کو موسیٰ کے پیرو کہتے تھے۔ وہاں یہود یا ھود کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ ھود کا لفظ جن تین جگہوں پر استعمال ہوا ہے ان کے ساتھ نصاریٰ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے گویا یہودی مذہب اور نصرانی مذہب کے متبعین کی طرف ان آیات میں اشارہ کیا گیا ہے اسی طرح یہود کا لفظ جن نو مقامات میں استعمال کیا گیا ہے ان میں سے بھی آٹھ مقامات میں نصاریٰ کے مقابل پر استعمال کیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ وہاں اسرائیلی قوم مراد نہیں بلکہ موسوی مذہب مراد ہے باقی ایک مقام میں نصاریٰ کا لفظ ساتھ تو استعمال نہیں کیا یعنی مائدہ رکوع ۹/۱۲ میں۔ اس کی بھی سب آیتیں واضح طور پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ اس جگہ یہودی مذہب کے پیروؤں کا ذکر ہے نہ کہ کسی نسل کے لوگوں کا۔ کیونکہ اس میں عقائد پر بحث ہے۔ اس کے بالمقابل بنی اسرائیل کا لفظ جہاں بھی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے موسوی قوم پر دلالت کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے اور قرآن کریم کے کسی ایک مقام پر بھی اسے نصاریٰ کے مقابل پر استعمال نہیں کیا گیا۔

اس امتیاز کی وجہ سے جہاں تو بنی اسرائیل کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی مخاطب ہو سکتے ہیں جو یہودی مذہب تو چھوڑ چکے ہوں لیکن ہوں حضرت یعقوبؑ کی نسل سے مثلاً ان میں سے عیسائی یا مسلمان ہو جانے والے لوگ اسی طرح جہاں یہود یا ھود کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں ایسے لوگ بھی شامل سمجھے جا سکتے ہیں جو بنی اسرائیل سے تو نہ ہوں لیکن موسوی مذہب کو مانتے ہوں۔

شاید کسی کو یہ شبہ گزرے کہ یہودی لوگ تو اپنے مذہب میں کسی کو داخل نہیں کرتے اس لئے جہاں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے بعض نصرانی یا مسلمان ہو گئے ہوں وہاں یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی کہ کوئی غیر اسرائیلی یہودی مذہب میں داخل ہو گیا ہو اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک بنی اسرائیل موسوی مذہب کو اپنے لئے مخصوص سمجھتے تھے مگر اس میں بعض مستثنیات بھی تھے اور بعض قسم کے لوگوں کو یہودی مذہب میں شامل کرنے کی اجازت بھی ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر یہودیوں کے غلام یا ان کے ملک میں آکر اور ان کے تابع ہو کر بسنے والے لوگوں کو یہودی مذہب قبول کرنے کی اجازت ہوتی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب خروج میں لکھا ہے کہ "اور اگر کوئی بیگانہ تمہارے ساتھ مقیم ہو اور خداوند کی فسح کیا چاہے (یعنی یہود کے تہواروں میں شامل ہونا چاہے) تو اس کے سب مرد اپنا ختنہ کروائیں تب وہ نزدیک آئے اور فسح کرے۔ اور اب وہ گویا تمہاری زمین میں پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ نامختون انسان اسے نہ کھائے گا۔ وطنی اور بیگانے کی جو تمہارے بیچ میں ہے ایک شریعت ہوگی"۔

(خروج باب ۱۲ آیت ۴۸/۴۹)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ موسوی شریعت گو اپنے آپ کو بنی اسرائیل سے مخصوص قرار دیتی ہے۔ لیکن سوسائٹی میں ایک جہتی قائم رکھنے کے لئے اس امر کی اجازت دیتی ہے کہ جو لوگ بنی اسرائیل کے درمیان آکر بس جائیں اور ان کے ساتھ مل کر ایک حکومت کا جزو بننا چاہیں وہ موسوی شریعت میں داخل ہو سکتے ہیں"۔

"خلاصہ یہ کہ چونکہ موسوی دین کے تابع لوگوں کو استثنائی صورتوں میں غیر اسرائیلیوں کو بھی اپنے دین میں شامل کرنے کی اجازت تھی اور محدود تعداد غیر قوموں کی ان میں شامل بھی ہوتی رہتی تھی اس لئے ضروری تھا کہ بنی اسرائیل کے سوا ان کا کوئی اور نام بھی ہوتا جس کے ذریعہ سے اس کے افراد کی قوم کی طرف نہیں بلکہ مذہب کی طرف نسبت ثابت کی جاتی۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے آہستہ آہستہ یہودی کے لفظ کو اختیار کیا گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب زمانہ میں چونکہ ایسے لوگ بہت کم تھے جو باوجود غیر اسرائیلی ہونے کے یہودی مذہب قبول کریں۔ انہیں اپنے اندر رہنے والے غیر یا بیگانہ کے لفظ سے یاد کیا جاتا تھا۔ مگر جب حضرت داؤد علیہ السلام کے ذریعہ سے بنی اسرائیل میں حکومت آگئی اور ان کی حکومت کا حلقہ وسیع ہو گیا اور غیر قومیں اسرائیلیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگیں اور اسرائیلی حکومت کے بسنے والوں میں سے ایک خاصے طبقے نے موسوی مذہب اختیار کر لیا۔ تب یہ ضرورت لبشدت محسوس ہوئی کہ اسرائیل کے سوا کوئی اور نام بھی ہو جو ایسے لوگوں پر بھی مشتمل ہو

اس نام کا انتخاب بعض سیاسی حالات نے خود ہی کر دیا اور وہ اس طرح کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ان کا لڑکا ایک دنیادار آدمی تھا اس کی تخت نشینی پر بنی اسرائیل کے سردار اسکے پاس ملنے آئے اور اس سے قانون میں بعض نرمیاں کرنے کی درخواست کی اس پر اس نے اپنے نوجوان دوستوں کے مشورہ سے انہیں سخت جواب دیا اور دھتکار کر دربار سے رخصت کر دیا اس پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے دس کے سرداروں نے دربار سے باہر نکلتے ہی بغاوت کا فیصلہ کر لیا اور رجبعام بن سلیمان سے باغی ہو گئے اور رجبعام کے ماتحت صرف یہودا کا علاقہ (جسے اب فلسطین کہتے ہیں) اور یہودا اور بن یامین دو قبیلوں کے آدمی رہ گئے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت داؤد یہودا کے قبیلہ میں سے تھے اور بن یامین کے قبیلہ میں وہ پیدا ہوئے تھے اور انہیں کی مدد سے انہوں نے پہلے یہودا قبیلہ کے علاقہ کو اور پھر باقی اسرائیل کے علاقہ کو فتح کیا تھا (زیر لفظ داؤد جیوش انسائیکلو پیڈیا) پس ان دونوں قبیلوں میں آپس میں بہت جوڑ تھا اور اس بغاوت کے وقت میں وہ اکٹھے رہے۔

اس بغاوت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیلیوں کی دو حکومتیں ہو گئیں ایک اس وجہ سے کہ حضرت داؤد یہودا قبیلہ میں سے تھے۔ (۱۔ تواریخ باب ۲ آیت ۳ و ۹ تا ۱۵ نیز متی باب ۱ آیت ۲ و لوقا باب ۳ آیت ۳۳) اور یہودا کے علاقہ میں رہتے تھے یہودیہ کہلائی اس میں یہودا اور بن یامین قبائل کے افراد شامل تھے (۲۔ تواریخ باب ۱۱ آیت ۱) اور دوسری اس وجہ سے کہ اسرائیل کے اکثر قبائل اس میں شامل تھے۔ اسرائیل کی حکومت کہلائی یہودیہ حکومت کا تو دور فلسطین میں تھا تو اسرائیل حکومت کا شمالی فلسطین اور مغربی شام کی طرف۔ اس اختلاف کے بعد اسرائیل کی حکومت متواتر بت پرستی کی طرف راغب ہوتی گئی اور تورات کے علماء اسے چھوڑ کر یہودیہ کی طرف بھاگ آئے اور موسوی مذہب کا گڑھ یہودا کی حکومت بن گئی جو آہستہ آہستہ موسوی مذہب کی واحد علمبردار ہو گئی۔ چنانچہ پہلے تو اسرائیل کی حکومت کے باشندوں اور یہودیہ کی حکومت کے باشندوں میں فرق کرنے کے لئے یہودیہ کے باشندوں کو یہودی کہا جانے لگا۔ لیکن جوں جوں مذہبی اختلاف کی خلیج بڑھتی گئی یہودی کا لفظ مقام رہائش کو بتانے کی بجائے مذہب کو بتانے کے لئے استعمال ہونے لگا اور عزیرا و نحمیاہ دو نبیوں کے ذریعہ سے جب یہودیہ دوبارہ بسایا گیا اور جب موسوی کی باگ ڈور کلی طور پر یہودا کے لوگوں کے ہاتھ میں آگئی تو یہودی کا لفظ نسلی امتیاز یا مقام رہائش کے معنوں سے بالکل الگ ہو کر مذہب (موسوی کے پیرو) کے معنوں میں استعمال ہونے لگا کیونکہ اس زمانہ سے موسوی مذہب کا احیاء صرف یہودا کے لوگوں کے ذریعہ سے ہی ہوتا تھا۔ اور جب یہ لفظ خالص مذہبی معنوں میں استعمال ہونے لگا تو اس کا اطلاق ان غیر اسرائیلی لوگوں پر بھی کیا جانے لگا جو نسلاً تو اسرائیلی نہ تھے لیکن مذہباً موسوی مذہب کے پیرو تھے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں جبکہ اسرائیلیوں کا ایک حصہ حضرت مسیح پر ایمان لے آیا تو اسرائیلیوں کی بھی دو اقسام ہو گئیں ایک جو یہودی مذہب پر تھے اور دوسرے جو مسیحی تھے اسلام نے آکر اسرائیلیوں میں سے بعض کو مسلمان بنا لیا اور اس طرح ایسے اسرائیلی بھی ہو گئے جن کا مذہب اسلام تھا۔

تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۳۵۳

جماعتہائے سندھ کیلئے اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر سیالکوٹ موسومہ "احمدیت کا پیغام" کا سندھی ترجمہ پریس میں جا چکا ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ عنقریب چھپ جانے پر جماعتوں میں اشاعت کی غرض سے بھجوایا جائیگا

سندھی ترجمہ "تبلیغ ہدایت" کی محدود جلدیں باقی رہ گئیں ہیں اشد ضرورت کے موقعہ پر ایک آدھ جلد بھیجی جا سکے گی۔ ڈاک خرچ کے لئے دس آنہ کے ٹکٹ فی جلد کے حساب سے آنے ضروری ہیں۔ (انچارج تبلیغ سندھ)

درخواست دعا

بنگالی پراونشل انجمن احمدیہ کے امیر جناب خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ بوگرہ میں بہت سخت بیمار ہیں۔

احباب جماعت بالخصوص درویشان قادیان خانصاحب موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ خانصاحب چوہدری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم)

عورت اور آزادی

از مکرم محمد اسمٰعیل صاحب خالد سنٹرل جیل حیدرآباد (سندھ)

اردو ڈان کی ۹ جنوری کی اشاعت میں "عورت اور آزادی" کے زیر عنوان ایک مسلم خاتون نے ایک مقالہ میں جہاں اونچے طبقہ اور اعلیٰ طبقہ کی موجودہ "آزاد عورتوں" کی بے پردگی سے یک گونہ اطمینان کا اظہار کیا ہے وہاں متوسط درجہ کی عورتوں کو بھی اس آزادی میں شرکت کے لئے دعوت دی ہے اور ساتھ ہی عورتوں کی پسماندگی کا سبب پردہ کو قرار دیا گیا ہے۔ میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جس طرح اسلام میں مرد آزاد ہے بعینہٖ اسی طرح عورت بھی آزاد ہے۔ اور یہ حقوق انسانی اسلام ہی نے عورت کو عطا کئے ہیں۔

آج سے چودہ سو برس قبل عورت کے نام سے جس قدر نفرت برتی جاتی اور جو وحشیانہ سلوک اس کے ساتھ کیا جاتا اس کے خیال سے ہی جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے۔

۱۔ عورت بچہ کی صورت میں زندہ رہنے کی مستحق نہ سمجھی جاتی تھی۔ کجا یہ کہ انہی لوگوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جو شخص دو لڑکیوں کا باپ ہوگا اور انکی تربیت اچھی طرح کرے گا۔ اس کی جزا بہشت ہے۔

۲۔ بلوغت تک کے حقوق محفوظ کرنے کے بعد نئی زندگی کے انتہائی نازک مسئلہ میں اس کو رضامندی کا حق دیا گیا۔ درآنحالیکہ وہ مویشیوں کی طرح فروخت ہوا کرتی تھی۔

۳۔ وہ ماں باپ کی جائداد سے خالی ہاتھ نہیں بلکہ مالک کی حیثیت سے اپنے حقوق ورثاء کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

۴۔ وہ خاوند کی زرخرید غلام نہیں بلکہ اسے اس کے کام میں اس کی مشیر اور اس کی آمد اور جائیداد میں حصہ دار قرار دیا گیا۔

۵۔ اسلام میں ماں کی حیثیت میں اولاد کے لئے انتہائی تاکید ہے۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

۶۔ اگر خاوند کے ساتھ تعلقات کا نباہ نہیں تو علیحدگی تک کا اختیار اسے دے دیا گیا۔

۷۔ اگر پہلے خاوند سے اولاد ہے تو اس کی پرورش رضاعت کے اخراجات وغیرہ کی ہدایات مقرر کر دی گئیں۔

۸۔ بیوگی کی حالت میں خاوند کے ترکہ میں وہ حقدار ہوتی ہے۔

غرضیکہ ہر پہلو میں اس کے حقوق کے لئے احکام موجود ہیں۔ اور کسی پہلو میں اس کی حق تلفی نہیں البتہ فائق حق مرد کو دیا گیا ہے۔ جس کا سمجھنا ترقی یافتہ لوگوں کے لئے بالکل آسان ہے۔ جہاں پر دو لوگوں کو اکٹھا کام کرنا پڑے گا۔ وہاں برابر ہو کر کسی مسئلہ کو سرانجام نہیں دے سکتے تاوقتیکہ اختلاف کی صورت میں فوقیت کسی ایک کے سپرد نہ ہو۔ اور بہترین منتظم وہی کلب۔ انجمن یا سوسائٹی سمجھی جائیگی جس میں اس کے عہدیداروں کے حقوق کی فوقیت نظر انداز نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک کے لئے پھر الگ حقوق ہوں۔

یہ امر کہ فائق ہونے کا اعزاز مرد کو کیوں حق ہے اس کا ایک جواب تو یہ ہے۔ اگر اس کی بجائے یہی حق عورتوں کو دیا جاتا تو یہی سوال مردوں کی طرف سے بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن صانع حقیقی کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ سطحی نظر سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ حق تقسیم قوٰی و اعضاء کے اعتبار سے ہے۔ اور پردہ کا حکم بھی یہی بھید اپنے اندر رکھتا ہے۔

(۱) بقائے نسل انسانی۔ بچوں کی تربیت اہم کام ہے عورت کے سپرد یہ نہایت اہم اور نازک کام کیا گیا ہے۔ مرد کو اس کی ڈیوٹی کی ادائیگی کے لئے سخت قوٰی کی ضرورت تھی۔ اسی لحاظ سے اس کے مطابق مضبوط قوٰی دئیے گئے۔

(۲) پردہ کی پابندی عورت کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ اس پابندی کو عورت کے لئے پردہ کی صورت میں جاری کیا گیا ہے اس کے جسم کی بناوٹ کے لحاظ سے لیکن مرد کے قوٰی کے لحاظ سے اس کے سپرد کردہ فرائض کی نوعیت کے لحاظ سے غض بصر کی صورت میں پابندی عاید کی گئی ہے۔ اور عورتوں کے لئے جہاں ظاہری طور پر پردہ کی پابندی دوبھر نظر آتی ہے وہاں اس کو پردہ میں امور ضروری کے پیش نظر مردوں کے اجتماع اور تقاریب دیکھنا منع نہیں۔ لیکن مرد کے لئے تو یہ حکم ہے کہ کسی نامحرم کی طرف مت دیکھو۔

پردہ عورتوں کی پسماندگی کا باعث نہیں بلکہ صحیح اسلامی تعلیم سے واقفیت کا فقدان عورتوں کی پسماندگی کا باعث ہے۔ اسلامی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ جو کارہائے نمایاں مسلمان عورتوں نے زندگی کے ہر شعبہ میں سرانجام دئیے۔ اور ہمارے دین کی اشاعت میں جو کام عورتوں نے کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

آزادی بے پردہ پھرنے کا نام نہیں اور نہ ہی اسلامی احکام کے مدنظر دور حاضرہ کا تعیش آزادی ہے۔ بلکہ صحیح حقوق انسانی کی حفاظت اصل آزادی ہے اور اسلام ہی نے اس کو دنیا سے روشناس کرایا ہے اور اسی کی پابندی کرتے ہوئے انسانی حقوق اور اخلاق محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہمیں تو یورپ کی موجودہ اصطلاحی آزادی کے نتائج کا رونا انہی لوگوں کی زبانی سن کر سبق حاصل کرنا چاہئے۔ جوان کے اخلاق کی بربادی کے علاوہ ازدواجی تعلقات کی بے اطمینانی اور بدامنی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔

یہ امر کہ بیچاری عورتوں کی دنیا کا حدود اربعہ میکہ اور سسرال تک محدود ہے۔ اور بال بچوں کے جھمیلے میں پھنس رہنا پردہ کے باعث نہیں بلکہ دنیاوی ذرائع اور وسائل اور خاندانی ذرائع معاش اس کے بواعث ہیں۔ ورنہ جو لوگ اعلےٰ معیار تمدن کے مالک ہیں ان کے لئے پردہ کی پابندی کے ساتھ سیر و سیاحت۔ اعلیٰ تعلیم۔ فوجی ٹریننگ غرضیکہ کچھ بھی روک نہیں۔ قرون اولےٰ میں پردہ کی پابندی کے ساتھ سفر و حضر۔ جنگ و امن میں مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کرتی رہی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو فنون سپاہ گری پردہ کی اوٹ میں دکھاتے اور پھر گھریلو کاموں میں مدد فرماتے۔ مشورہ میں عورتوں سے مشورے لئے جاتے رہے۔ اور وہ نہایت عمدہ رائے بھی دیتی رہیں۔ لیکن اب عورتیں تقاریب کے موقع پر بے پردگی ضروری سمجھتی ہیں۔ بلکہ ان کے فوٹو جب تک نشر نہ کئے جائیں تب تک عورتوں کا حق آزادی نہیں سمجھا جا سکتا۔

میں پردہ کے خلاف احتجاج کرنے والی محترم مستورات سے مؤدبانہ التجا کروں گا کہ جہاں وہ دنیاوی ورثاء خلع وغیرہ کے حقوق کے لئے اپنے عزیز رشتہ داروں کا مقابلہ کرتے ہوئے شریعت اسلامی کے نفاذ کے لئے مطالبہ کر کے اپنا ظاہری حق منوانے کے لئے بیقرار ہیں۔ وہاں ان کو روحانی حقوق کے بچانے کے لئے فرائض اسلامی کے بجالانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

میں ان بے پردگی کی حامی مسلم خواتین سے یہ سوال کروں گا کہ اگر وہ بے پردگی کو اسلامی فریضہ سمجھ کر پردہ سے رہائی حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ تو کیا دیگر فرائض اسلامی کی وہ پابند ہیں؟ مثلاً نماز روزہ وغیرہ۔ انہیں چاہئے کہ وہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے ٹھوس تعمیری کاموں میں حصہ لیں۔ اور شریعت میں دخل اندازی نہ کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے عمل سے اہل حق کا گروہ ہونے کا ثبوت دو

"یاد رکھو کہ ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دینا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے۔ کہ پوچھو تم مسلمان ہو۔ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے۔ تو میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں؟ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہؓ نے کیا۔ قرآن کریم کی صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جائے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی۔ یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی ہے۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو۔ اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

بیرونی ممالک کی جماعتوں کو یاددہانی

بیرونی ممالک کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۳۰ اپریل ہے۔ اور اس وقت بیرونی ممالک کی جماعتوں کو براہ راست وعدے کرنے والے احباب کے بہت کم وعدے موصول ہوئے ہیں۔ مگر آخری میعاد کا انتظار بعض اوقات وعدہ کرنے میں آخیری آدمی بھی بنا دیتا ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کی جماعتوں کو آخیری میعاد کا انتظار نہیں کرنا چاہئیے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو چٹھی بھیجی جا چکی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد کو یاددہانی نہ مل سکے۔ تو وہ اس اخبار کے نوٹ کو پڑھ کر اپنا وعدہ اضافہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ وعدہ بہرحال گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ہوں۔ اور جن احباب نے گزشتہ سالوں میں اپنی آمد کے بالمقابل قربانی کی مقدار بہت کم رکھی ہے وہ اس سال میں نمایاں اضافہ کر کے اپنے امام کے حضور پیش فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

خدا کی راہ پانے کا ایک طریق

اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں۔

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون ؏

یعنی اے لوگو! تم ایمان تو لے آئے کہ اللہ ایک ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ تو اب قدم آگے بڑھاؤ۔ اور اس کی محبت اور قرب کے مقام کو حاصل کرو۔ کیونکہ اعلیٰ مقصد یہی ہے۔ کہ محبت اور قرب الٰہی حاصل ہو جائے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ ہر قسم کی لغویات سے بچو اور ہر جہت سے اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھو۔ اور ایک تڑپ کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کرو۔ تب ہی اصل مقصد پا سکو گے۔

تقویٰ اختیار کرنے اور جہاد کرنے کا مطالب اس وقت یہی ہے کہ جانی اور مالی قربانی جبکا مطالبہ بھی ہو پیش کی جائے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی جہاد کو معین کرنے کے لئے ہی غالباً یہ تحریک جاری فرمائی ہے۔ جس کا نام حضور نے "تحریک ستمبر" رکھا۔ تحریک ستمبر میں شامل ہونے والے ساڑھے سولہ فی صدی سے تینتیس ۳۳ فی صدی چندہ کا وعدہ کرتے ہیں۔ اور اس کے مطابق ہر ماہ رقم داخل خزانہ کراتے ہیں۔ اور اس طرح چندہ ادا کرنے والے اگر چاہیں۔ تو ان کے تمام چندے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ چندہ کی ادائیگی کے وقت وہ چندہ کی تفصیل خود لکھوا دیں۔ کہ کس قدر چندہ کس مد میں شامل کیا جائے۔

تحریک ستمبر میں حصہ آمد یا چندہ عام وستورات۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ مرکز پاکستان چندہ تعلیم الاسلام کالج۔ چندہ منارۃ المسیح ہال۔ چندہ کشمیر۔ اور چندہ تحریک جدید تمام ہی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ ماسوا چندہ حفاظت مرکز یا وقف آمد کے۔ (نظارت بیت المال)

اُون کی نمائش

لندن ۹ فروری۔ لندن میں ان دنوں اُونی مصنوعات کی ایک نمائش ہو رہی ہے جس کا اہتمام "بین الاقوامی اُون سیکرٹریٹ" نے کیا ہے۔ یہ نمائش لندن میں اپنی میعاد کی تکمیل پر یورپ کے اونی مرکزوں کا ایک دورہ کرے گی۔ اس نمائش میں اُون کے سلسلے میں جدید ترین تحقیقات کے نتائج دکھائے گئے ہیں۔

اب اُون نہیں سکڑے گی

لندن ۹ فروری۔ اُون کو جب اُنگلی سے دھویا جاتا تھا۔ تو اس سے سفید اُون پر زرد رنگ آ جاتا تھا۔ اور سکڑنے کا علاج بھی ٹھیک نہیں ہوتا تھا۔ اب اُون کو "سوڈیم ہائی پوکلورائیڈ" اور "پرمیننگنٹ" سے دھویا جاتا ہے۔ اس سے قدرتی رنگ بھی قائم رہتا ہے اور اُون سکڑتی بھی نہیں۔

ایک آدمی کی کہانی

لندن ۹ فروری:۔ برطانیہ کے دفتر خارجہ کے لئے ایک دستاویزی فلم "ایک آدمی کی کہانی" کے نام سے تیار ہوئی ہے تاکہ ملکی اور غیر ملکی عوام کو بتایا جا سکے کہ صحت عامہ کے سلسلے میں برطانیہ نے اب تک کیا کچھ کیا ہے؟ یہ کہانی ڈاکٹر میکو نیگل کی ہے۔ جو ایک برطانوی شہر کے سابق میڈیکل افسر ہیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ میں اس قسم کے افسروں کو کون کون سے فرائض ادا کرنے پڑتے ہیں۔

بچوں کی آرٹ کی نمائش!

لندن ۹ فروری:۔ وائٹ چیپل آرٹ گیلری میں لندن کے آٹھ اسکولوں کے بچوں کی بنائی ہوئی تصاویر کی نمائش دکھائی جا رہی ہے بچوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کہ وہ خود چیزوں

درخواستہائے دُعا

والدہ محترمہ کو اُن کی مخدوش حالت کے پیش نظر سیالکوٹ سے یہاں لایا گیا ہے۔ ابھی تک شدت مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ثاقب زیروی)

۲۔ برادرم مکرم بابو عبد الرحمٰن صاحب ایم اے کی محترمہ بیگم صاحبہ عرصہ سے علیل ہیں۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز یہ بھی دعا فرمائی جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ عطا فرمائے۔ اللھم آمین

(خاکسار غلام محمد ثالث)

۳۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ عرصہ پانچ ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہیں۔ گو کل سے کھانسی میں نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب کرام دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کلی صحت عطا فرمائے۔ اللھم آمین

(خاکسار غلام محمد ثالث)

فرانسیسی فن کار کی تخلیقات!

لندن ۹ فروری:۔ ٹاٹا گیلری لندن میں ان دنوں فرانسیسی مصور لوئی ڈیوڈ کی تخلیقات کی نمائش ہو رہی ہے۔ ڈیوڈ آج سے دو سو سال پہلے پیرس میں پیدا ہوا تھا۔ اور انقلاب فرانس کے دوران میں مصوری سنگتراشی اور فن تزئین وآرائش میں ڈکٹیٹر کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے کہا تھا۔ کہ میں شخصیتوں کا نہیں اصولوں کا پجاری ہوں۔

"کا مشاہدہ کریں۔ اور اپنے انفرادی رنگ میں ان کی تصویریں کھینچیں۔ انہیں باغات کی سیر کرائی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ تم نے جو کچھ دیکھا اُس کے تاثرات تصویر میں پیش کرو۔

نوٹس

سیالکوٹ ڈرینیج سکیم پارٹ نمبر ۱

انٹر امپرول سرفیس ڈرینز اور سڑکوں اور محلوں کے فرش وغیرہ

(۱) مندرجہ بالا کام کے لئے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ ۲۱ فروری ۱۹۴۹ء کو دوپہر کے ۳ بجے تک ہمارے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ سیالکوٹ اندرونی علاقہ میں مندرجہ بالا کام جس کی لاگت تقریباً ۰۰۰,۶۷ روپے ہوگی۔ اور اس کے ارنسٹ رقم مبلغات ۱۴۰۰ روپے ہوگی۔

(۲) ٹنڈر نوٹس نقشہ کی سکیم اور شیڈول ریٹ ہمارے دفتر میں یوم تعطیل کے سوائے ہر روز صبح دس بجے سے شام کے پانچ بجے تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر چھپے ہوئے فارم پر آنے چاہئیں۔ یہ فارم آٹھ آنے کے رسیدی ٹکٹ دے کر ایگزیکٹو انجینئر نمبر ۲ پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ لاہور کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔ ان فارموں کے ساتھ مغربی پنجاب کی حکومت کے خزانہ کی ۱۴۰۰ روپے کی مصدقہ رسید شامل ہونی چاہیئے۔ جو ارنسٹ مبلغات کے لئے ہونگے۔

(۳) ۱۴۰۰ روپے کی رقم کے علاوہ مبلغ ۱۰۰۰ روپے کی رقم مزید حکومت کے خزانہ میں جمع کرانی ہوگی۔ اور یہ رسید بھی ٹنڈر کے ساتھ آنی چاہیئے۔ رقم سینل ریٹ سامان کے لئے ہوگی۔ جو کہ کنٹریکٹ کی شرائط کے مطابق واپس کی جا سکیں گی۔ کوئی ٹنڈر یا تمام ٹنڈر صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل ویسٹ پنجاب بغیر کسی وجہ بتانے کے منسوخ کر سکتے ہیں۔ اور کم یا زیادہ ریٹ پرٹنڈر منظور کرانے کا اختیار صرف ان کو ہی حاصل ہوگا۔

(۴) متذکرہ بالا رقوم گورنمنٹ کے خزانہ میں ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے نام سے جمع کرانی چاہیئں۔ اور صاحب ایگزیکٹو انجینئر پبلک ہیلتھ ڈویژن لاہور کے حساب میں ہونی چاہئیں:۔

نذیر احمد ایگزیکٹو انجینئر ۱

پبلک ہیلتھ ڈویژن نمبر ۲ لیک روڈ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب فرمائیں:۔ (ایڈیٹر)

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

استشہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب نواب زادہ فتح اللہ خان صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جھنگ

دعویٰ انفک الرہن میعادی از ربیع ۱۹۳۶ء تا خریف ۱۹۵۷ء بعوض -/۶۰۰

مقدمہ نمبر ۹ بابت ۱۹۴۹ء

محمد صادق ولد اللہ یار ذات جبٹ لالی ساکن لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

بنام

برج لال ولد نند لال ذات بھاٹیہ رنگ ساکن لالیاں تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ برج لال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوشش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام برج لال مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر برج لال مذکور تاریخ ۷ ماہ مارچ ۱۹۴۹ء کو مقام جھنگ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۳ ماہ فروری ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرۃ عینی بک یا رسول اللہ

سُرمہ مصطفائی رجسٹرڈ

دھند۔ جالا پھولا۔ ککرے۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ پھولا جو پکا نہ ہو) موتیا بند۔ سرخی چشم۔ کمزوری نظر۔ نزول الماء۔ شب کوری رات کا اندھراتا روزکوری دن کا اندھراتا وغیرہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ تبھی تو علامہ اقبال فرما گئے ہیں ؎ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

شب کا استعمال صبح کوئی الحقیقت شانِ مصطفائی دکھاتا ہے۔ خورد و کلاں۔ پیر و جوان۔ مرد و زن سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ ضرورت مند حضرات آزما کر آپ ہی اعجاز مصطفائی ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت شیشی خورد عا دو روپے اور شیشی کلاں تین روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر منیجر دواخانہ مُصطفائی رجسٹرڈ محلہ دارا شکوہ عقب لنڈا بازار لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلیدِ کامیابی ہے

اسے موزوں کاموں کیلئے بچائیں

Hafeez

برادہ، کوئلے اور اُپلے سستے

نیز

لکڑی کے بہترین بدل ہیں

جاری کردہ:- محکمہ فوڈ سپلائیز (مغربی پنجاب)

I P S/F S-8/49

احمدیہ کلاتھ ہاؤس

سے کپڑا خرید نا اپنے احمدی بھائی کی مدد کرنا ہے۔ حافظ نیاز احمد کرنال والے مالک احمدیہ کلاتھ ہاؤس نیو مارکیٹ۔ انارکلی لاہور۔ فون نمبر ۳۸۰۶

اشتہار

بعدالت جناب چوہدری فضل الرحمٰن اسلم صاحب نائب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ غازیخان

مقدمہ نمبر ۱۴/۹ ۱ ۲ ۳

غلام صدیق ولد کھو تہ خان چانڈیہ سکنہ درخواست جمال خان

بنام

احمد۔ رمضان۔ وزیر دیوان مبارک۔ چانڈیہ سکنائے اوّل ۱ چاہ جالی والا موضع خان پور عہ ۳ چاہ جمال والا موضع خان پور عہ ۳ چاہ کٹل والا موضع درخواست جمال خان

تقسیم چاہ عال والہ کھاتہ نمبر ۴۰ موضع خان پور۔

مقدمہ عنوان بالا میں مشتہر کا بیان مشترکا یان تقسیم اخیرہ بغرض تعمیل کرنے سے دیدہ دانستہ روپوش و انکاری ہیں۔ اگر وہ مورخہ ۲۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ جنوری ۱۹۴۹ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم:- — مہر عدالت

ضلع جھنگ کے دیہات میں ملیریا

لاہور ۹ فروری۔ ۲۷ نومبر ۱۹۴۸ء کے ایک اردو اخبار میں ایک خبر بعنوان "ضلع جھنگ کے دیہات میں ملیریا کی عام شکایت" شائع ہوئی تھی۔ مغربی پنجاب کے ڈائرکٹر صحت عامہ کو سرکاری طور پر تحقیقات کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔

اس ضلع میں ملیریا کے موسم میں دوائی تقسیم کرنے والے ہر مرکز دوں نے کافی مقدار میں ملیریا کی روک تھام کے لئے ادویات تقسیم کیں۔

محکمہ صحت عامہ کے عملہ نے تقریباً ۱۹۸۵ مریضوں کا علاج کیا۔ اور ۱۰۵۹ دیہات کا دورہ کرکے ۳۸۷۶۹ گھروں میں ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور ملیریا کی دوسری دوائیوں کا چھڑکاؤ کیا اس کے علاوہ محکمہ کی طرف سے ملیریا کی مہم پر مامور عملہ نے ۲۰۰ جوہڑ صاف کئے۔

امریکہ کی جنگی سرگرمیاں

نیو یارک ۹ فروری۔ امریکہ نے الاسکا کے ساحل سے دور الیوشین جزائر کی پوری زنجیر کے ساتھ ساتھ بڑے پیمانے پر میدانی بحری۔ اور فضائی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ اس جگہ امریکہ کی سرحد روس جیسی ہی ملتی ہے اس نقل و حرکت میں ۱۸ جنگی جہازوں کی حملہ آور طاقت ۱۸ ہزار افراد اور ۲۰۰ ہوائی جہاز حصہ لے رہے ہیں بحری افواج کے ۱۴ ہزار جوان ارکٹک بحری اسلحہ کیساتھ ساحل پر اتر رہے ہیں (اسٹار)

نئی عرب سیاسی پارٹی قائم کرنیکی تحریک

بغداد ۹ فروری۔ "انجمن تحفظ فلسطین" کے صدر کرنل توفیق حسین نے ایک نئی سیاسی پارٹی کے قیام کے لئے اپیل کی ہے۔ اس پارٹی کا نام "جماعت اتحاد و اصلاحات عرب" ہوگا اور اس کا مقصد صیہونیوں کے خلاف عربوں کو متحد کرنا ہوگا۔ (اسٹار)

مصالحتی کمیشن کے دورے کا پروگرام

بیت المقدس ۹ فروری۔ اسٹار کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس کو معلوم ہوا ہے کہ مصالحتی کمیشن عرب ریاستوں میں دورے کے وقت پہلے قاہرہ جائے گا۔ اس کے بعد سعودی عرب۔ شرق اردن دمشق۔ بیروت اور بغداد جانا بھی اسکے پروگرام میں شامل ہے (اسٹار)

مصالحتی کمیشن کے صدر جدہ جائینگے

عمان ۹ فروری۔ فلسطینی مصالحتی کمیشن کے صدر ڈاکٹر حسین بلنچن کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ اسی ہفتہ جدہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ وہاں دو دن قیام کریں گے۔ اور شاہ ابن سعود یا ان کے نمائندہ سے ملاقات کریں گے۔ (اسٹار)

مرکزی لیگ کے عہدیداروں پر عوام کا اعتماد کھو بیٹھنے کا الزام

نیازی کا مجلس عاملہ کی رُکنیت سے استعفیٰ

لاہور ۱۰ فروری۔ آج مرکزی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے مشہور رکن خان عبدالستار خان نیازی مرکزی مسلم لیگ کے عہدیداروں پر عدم اعتماد کا الزام لگاتے ہوئے مجلس عاملہ کی رکنیت سے مستعفی ہوگئے۔

آپ نے اپنے استعفیٰ میں جس کے ساتھ ایک طویل بیان بھی دیا ہے عہدیداروں پر عدم اعتماد کے علاوہ مندرجہ ذیل امور کا اظہار بھی کیا ہے۔

(۱) میاں محمد ممتاز دولتانہ نے صدارت کے انتخاب سے پہلے گیارہ نکات پر مشتمل جو منشور پیش کیا تھا صدارت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوتے ہی آپ نے اسے پس پشت ڈال دیا اور تین سال تک وزارتی جھگڑوں میں نہ پڑنے کا وعدہ کرنے کے باوجود انہی میں الجھ گئے۔

(۲) مسلم لیگ میں مزید ممبروں کی بھرتی بند کردی اور مسلم لیگ کی جدید تنظیم کے متعلق ممبری قرارداد کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔

(۳) خلافت گروپ نے جن مواعید پر ان سے کوالیشن کی انہیں قابل ایفا نہ سمجھا گیا۔

(۴) صدارت کا انتخاب ہوتے ہی جنرل سیکرٹری شپ کے لئے خلافت پاکستان گروپ کے نمائندے کو ووٹ نہ دیئے۔

(۵) چار سے اصرار کے باوجود پارلیمنٹری بورڈ کا انتخاب ملتوی رکھا۔

(۶) نفاذ شریعت کے متعلق میری قرارداد کو ایجنڈے پر نہ آنے دیا۔ نیازی صاحب نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ میں کونسل کا رکن بدستور رہونگا۔ آئندہ انتخابات میں ٹکٹ تقسیم کرنے کیلئے آپ نے اپنے بیان میں ۵ کونسلروں کا ایک الیکشن بورڈ منتخب کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جنہیں صوبہ لیگ کے کونسلرز ہی انتخاب کریں۔ جن میں سے ہر رکن ۲۵ کونسلروں کی رائے سے منتخب ہو۔ (از نامہ نگار خصوصی)

اجناس خوردنی کے نئے نرخ

لاہور ۹ فروری۔ واشنگ کنٹرولر لاہور نے راشن بندی والے رقبہ میں گندم۔ آرد گندم۔ میدہ اور چاول کے پرچون و تھوک کے نرخ مقرر کر دیئے ہیں جو فوراً نافذ ہونگے نرخ حسب ذیل ہیں:۔

	نرخ تھوک	نرخ پرچون
گندم	۱۵-۳-۰	۱۵-۱۵-۶
آرد گندم	۱۵-۱۴-۶	۱۶-۱۲-۰
میدہ	۴۲-۱۱-۰	۲۳-۸-۶
چاول بڑھیا	۷۶-۱۰-۰	۲۷-۸-۶
چاول متوسط درجہ	۱۸-۷-۰	۱۹-۵-۶

۵ مقرر کی گئی تھی اسکی رپورٹ پر تین یوم تک بحث کرنیکے بعد یہ فیصلہ ایسوسی ایشن کے ایک عام جماعتی اجلاس میں کیا گیا (اسٹار)

روسی شرق اردن کے شرمناک ارادوں کے خلاف حفاظتی اقدامات کی ضرورت"

قاہرہ کے روزنامہ "الزمان" کا انتباہ

قاہرہ ۹ فروری۔ قاہرہ میں شام کو شائع ہونے والے آزاد روزنامہ اخبار "الزمان" نے شرق اردن پر شام عظمیٰ کی مردہ اسکیم کو دوبارہ زندہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔

ایک اداریہ میں اخبار مذکور لکھتا ہے کہ مشرق وسطی کے باشندوں کو اپنی آزادی پر فخر ہے اور وہ نام نہاد ہاشمی سلطنت کی ریشہ دوانیوں کو برداشت نہ کریں گے۔

اخبار مذکور مزید لکھتا ہے کہ شاہ عبداللہ اور آپ کے ایجنٹ جو گڑبڑ مشرق وسطی میں پھیلا رہے ہیں اس سے کمیونسٹ تحریک کے زور پکڑ جانے کا اندیشہ ہے

برطانوی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے "الزمان" لکھتا ہے کہ مسٹر بیون نے اپنی حالیہ تقریر میں اسبات کا اعتراف کیا ہے کہ مشرق وسطی میں برطانوی پالیسی یکساں نہیں رہی۔ انہوں نے شام عظمیٰ کی تخلیق کے نظریہ پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ برطانیہ کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ شام عظمیٰ کی حکومت کمیونسٹوں کا مقابلہ نہ کرسکے گی۔ اور وہ محض ایک نام نہاد حکومت ثابت ہوگی"!

اخبار مذکور مارشل پلان کے ماہرین اقتصادیات کو متنبہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شام عظمیٰ کی تخلیق سے اس کے مختلف حصوں کو برابر امداد ملنے کی کبھی ضمانت نہ ہو سکے گی۔ اخبار مذکور نے اس حقیقت کی جانب بھی توجہ منعطف کرائی ہے کہ تل ابیب میں کمیونسٹ ڈیموکریٹوں کی ظاہری فتح کو اس وقت تک مبدل بہ شکست نہ کریں گے۔ جب تک کہ انہیں جمہوری ملکوں کی امداد ملتی رہے گی۔

اخبار مذکور آخر میں لکھتا ہے۔ کہ مشرق وسطی میں کمیونزم سے جنگ کرنے کا بہترین ذریعہ نئے مسائل پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ عرب ممالک کی شرق اردن کے شرمناک ارادوں کے خلاف حفاظت کرنا ہے۔ (اسٹار)

عراق میں سیاسی پروپیگنڈے کی ممانعت

بغداد ۱۰ فروری۔ ایک قانون جاری کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے عراق کالجوں کے تعلیمی اداروں اور سکولوں کے استادوں کو طلباء میں سیاسی پروپیگنڈے اور تبلیغ کی ممانعت کردی گئی ہے ان کو ہڑتالیں منظم کرنے اور مظاہرے کرانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں سونے کی قیمت

کیپ ٹاؤن ۹ فروری۔ جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں وزیر مالیات ہونیگا نے جو تقریر کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے لندن اور دوسرے مقامات پر پھیلی ہوئی ان افواہوں کی تردید کی تھی۔ کہ جنوبی افریقہ کے پونڈ کی قیمت ختم کردی جائیگی۔ اس کے متعلق ابھی تک ردعمل موصول نہیں ہوا ہے۔

خبر بھی جوہانسبرگ کے اسٹاک ایکسچینج نے جسے یہ توقع تھی کہ وزیر موصوف یا تو پونڈ کی قیمت ختم کر دینے کا اعلان کریں گے۔ اور یا ملک کی سونے کی پیداوار کے بڑے حصہ کو کھلے بازار میں فروخت کرنیکا اعلان کرینگے۔ فوری ردعمل کا اظہار کیا اور قیمت کو کافی گرا دیا۔ ڈاکٹر ہونیگا نے سونے کی فروخت کا ایک تجربہ کرنے کا اعلان کیا ہے اسکی رو سے جنوبی افریقہ کا خزانہ ۸ ہفتوں تک لندن کی ایک فرم کے ہاتھ ہر ہفتہ ۲۲ قیراط ملاوٹ کے ساتھ ۱۲½ ہزار اونس عمدہ سونا فروخت کریگا اس فرم نے ۳۸ ڈالر فی اونس سونے کی پیشکش کی تھی۔ جسے منظور کر لیا گیا ہے۔

متحدہ کیرالا کی وکلا کی طرف سے مخالفت

ترویندرم ۱۰ فروری۔ ترویندرم بار ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد منظور کی ہے کہ ایک متحدہ کیرالا صوبے کی تشکیل ٹراونکور کیلئے نقصان دہ ہے۔ اور خصوصاً معاشی نکتہ نگاہ سے۔ ایسوسی ایشن نے جنوبی ہند کیلئے ایک بڑے صوبے کی حمایت کی ہے۔ کیرالا صوبے کے مسئلہ پر جو کمیٹی غور کرنے کیلئے ۵

عراقی پارلیمنٹ کے اراکین پر پابندی

بغداد ۹ فروری عدالت عالیہ نے ایک قانون کے ذریعہ عراقی پارلیمان کے اراکین کو کوئی اور عہدہ قبول کرنے کی ممانعت کردی ہے (اسٹار)

بغداد میں پاکستانی تاجروں کا وفد

بغداد ۹ فروری۔ پاکستانی تاجروں کا ایک وفد عربی گھوڑے خریدنے کے لئے یہاں پہنچا ہے (اسٹار)

ڈاکٹر بنچ کی دعوت پر عرب ممالک کا جواب

عمان ۹ فروری۔ ڈاکٹر بنچ نے اپنی صدارت میں یہودیوں کے ساتھ گفتگو امن میں حصہ لینے کی جو دعوت عربوں کو دی تھی اس کا سرکاری جواب ۱۰ فروری کی آدھی رات کی مقررہ میعاد سے چند گھنٹے پہلے موصول ہونے کی توقع ہے اقوام متحدہ کے افسروں کو امید ہے کہ عرب حکومتیں اس دعوت کو قبول کرلینگی۔ (اسٹار)

دنیا میں اناج کی کمی نہیں ہے

واشنگٹن ۹ فروری۔ گیہوں کی بین الاقوامی کانفرنس نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ برآمد کرنے والے ممالک موجودہ نرخ پر جتنا گیہوں فروخت کرنے کے لئے تیار ہیں وہ درآمد کرنیوالے ممالک کے مجموعہ مطالبات کی نسبت ۱۵ کروڑ بشل زیادہ ہے۔ معاہدہ کی رو سے برآمد کرنے والے ممالک نے ۵۰ کروڑ بشل گیہوں سپلائی کرنے کا یقین دلایا معاہدہ میں شرکت کرنیوالے ممالک کے پیش نظر روس نے اپنی طرف سے اس میں ۵ کروڑ بشل کا اور اضافہ کر دیا لیکن اس کے بالمقابل موجودہ نرخ پر صرف ۴۵ ہزار بشل کے آرڈر موصول ہوئے ہیں (اسٹار)